Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۵/۴۰ | بدھ ۔ ۲ جمادی الاول ۱۴۱۱ھ ، ۲۱ نبوت ۱۳۶۹ ہش ، ۲۱ نومبر ۱۹۹۰ء | نمبر ۲۱۳

قومی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کا نسخہ

" اگر کسی قوم کے اموال میں برکت کی ضرورت ہو ۔ یعنی قومی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کی ضرورت ہو تو قرآن کریم کی رو سے اس کا بہترین علاج یہ ہے کہ خدا کی راہ میں خرچ کیا جائے اور خدا کی راہ میں خرچ کرنے والی قومیں ہمیشہ پہلے سے بہتر ہوتی چلی جاتی ہیں "۔

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ ۔ الفضل ۱۵، نومبر ۱۹۹۰ء صفحہ ۱)

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

" انسان کو چاہیئے کہ کسی مشکل پڑنے کے بغیر بھی دعا کرتا رہے ۔ کیونکہ اسے کیا معلوم کہ خدا تعالیٰ کے کیا ارادے ہیں اور کل کیا ہونے والا ہے ۔ پس پہلے سے دعا کرو تا بچائے جاؤ ۔ بعض وقت بلا اس طور پر آتی ہے کہ انسان دعا کی مہلت ہی نہیں پاتا ۔ پس پہلے اگر دعا کر رکھی ہو تو اس آڑے وقت میں کام آتی ہے "۔

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۱۲۲-۱۲۳)

" خواجہ باقی باللہ صاحب کے سامنے کسی شخص نے اپنی خواب یوں بیان کی کہ میں نے دیکھا ہے کہ ایک آگ ہے اور راجہ رامچندر جی اس کے کنارے پر ہیں اور کرشن جی عین اس کے وسط میں پڑے ہیں ۔ حاضرین مجلس میں سے ایک شخص نے یوں اس خواب کی تعبیر بیان کی کہ چونکہ وہ دونوں کافر ہیں اس واسطے آگ میں ہیں ۔ مگر ایک کافر کم ہے اس لئے وہ کنارے پر ہے اور دوسرا سخت کافر ہے اس واسطے وہ آگ کے بیچوں بیچ پڑا ہے ۔ مگر مرزا جان جاناں صاحب جو کہ خواجہ صاحب کے مرید تھے انہوں نے عرض کی کہ حضور یہ تعبیر صحیح نہیں ہے ۔ خواجہ صاحب نے فرمایا کہ تم کیا بیان کرتے ہو ۔ اس پر مرزا جان جاناں نے یوں تعبیر کی کہ وہ آگ آتش محبت الٰہی ہے دوزخ کی آگ نہیں ۔ رامچندر جی سالک ہیں اور ابھی کمال عشق حاصل نہیں ہوا ۔ اس واسطے اس کو کنارے پر دیکھا ۔ مگر کرشن جی مجذوب ہیں اور محبت الٰہی کی آگ جس سے غیر اللہ جل جاتا ہے اس میں ان کو کمال حاصل ہو گیا ہے ۔ اس واسطے ان کو عین بیچوں بیچ میں دیکھا ہے "۔

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۱۴۲)

ربوہ ۔ ۱۶ نومبر آج یہاں بیت الاقصیٰ میں نماز جمعہ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی اور نماز سے قبل سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ فرمودہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۹۰ء پڑھ کر سنایا ۔ اس خطبہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دنیا بھر میں قوم پرستی کی تحریکوں اور رنگ و نسل کے امتیازات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ تقویٰ ہی ہے جس سے ان امتیازات پر قابو پایا جاسکتا ہے اور یہ وہ تعلیم ہے جو صرف دین حق نے دنیا کے سامنے رکھی ہے ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خلیج کے بحران کے ضمن میں فرمایا کہ اگر عراق کو جنگ کے ذریعے تباہ کیا گیا تو نہ صرف اس سے عالم اسلام کی ایک ابھرتی ہوئی طاقت ہمیشہ کے لئے فنا ہو جائے گی بلکہ اس جنگ کا نتیجہ عالم اسلام اور تیسری دنیا کے ممالک کی اقتصادی تباہی کے نتیجہ میں نکلے گا ۔ حضور نے عالم اسلام کے لئے احباب جماعت کو خصوصی طور پر دعاؤں کی تلقین فرمائی ۔

احباب اسیران راہ مولیٰ کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں ۔ اللہ تعالیٰ ان کی جلد باعزت رہائی کے سامان پیدا فرمائے ۔

خدا تعالیٰ سے ذاتی محبت اور دوستی کا تعلق قائم کریں

اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

" آپ کو اس بات کا فیصلہ کرنا پڑے گا کہ آپ کیا چاہتے ہیں ؟ اس دنیا کا مال یا اس دنیا کا مال بھی اور آخرت کا مال بھی ۔ آپ کو سوچ سمجھ کر یہ فیصلہ کرنا پڑے گا ۔ کیونکہ اس دنیا کے بعد بھی ایک دنیا ہے ۔ قرآن مجید یہ نہیں کہتا کہ آپ اس دنیا کو کلیتہً چھوڑ دیں بلکہ خدا تعالیٰ مادی اور روحانی اموال میں ایک توازن قائم کرنا چاہتا ہے ۔ یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اگر تم روحانی اموال کو حاصل کرنے کی سچے دل سے کوشش کرو گے تو دنیاوی اموال تمہارے پیچھے آئیں گے ۔

آپ خدا تعالیٰ کے دوست بن جائیں ، اولیاء اللہ بن جائیں ۔ جب آپ کسی کو دوست بناتے ہیں تو کیا آپ اس کو کسی چیز کا آدھا حصہ دیں گے ؟ ایسا دوست جس کے ساتھ آپ کو محبت ہے اس کو پورا حصہ دیں ، وہ نہ صرف پورے کا پورا آپ کو لوٹا دے گا بلکہ اس سے بھی زیادہ اور آپ کو عطا کرے گا ۔

احمدیوں کو خدا تعالیٰ کے ساتھ مضبوط اور مکمل تعلق پیدا کرنا چاہیئے ۔ اپنے آپ کو خدا کا دوست بنائیں ، نہ صرف اپنے آپ کو بلکہ اپنے بچوں کو بھی تلقین کریں کہ وہ خدا کے ساتھ دوستی کا تعلق قائم کریں ۔ ان کو روزانہ بتائیں کہ خدا ہی سب کچھ ہے اس سے تعلق پیدا کرو ۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

" جوتے کا تسمہ بھی چاہیئے تو وہ بھی خدا سے مانگو "

جب بھی کسی شئے کی ضرورت ہو تو خداوند کریم سے مانگو ۔ ہر وقت خدا تعالیٰ کے بارہ میں سوچو ۔ اس طرح ایک رجحان پیدا ہو جائے گا ، پھر آپ کو خیال آئے گا کہ مانگ تو رہا ہوں لیکن میں خدا کو کیا دے رہا ہوں ۔ فرمایا ۔ محبت ہی ایک ایسا جذبہ ہے جو راستے بھی دکھاتا ہے ۔ اگر خدا تعالیٰ سے محبت ذاتی نہیں تو پھر آپ ہر وقت دنیاوی باتوں سے ڈرتے رہیں گے ۔ احمدیوں کو خدا تعالیٰ سے محبت پیدا کرنی ہوگی کیونکہ اس محبت کے نتیجہ میں ہی خدا تعالیٰ کے فضل آپ کے اوپر نازل ہونگے "۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳ اکتوبر ۱۹۸۶ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ
پچاس پیسے

۲۱، نبوت ۱۳۶۹ ہش ۲۱، نومبر ۱۹۹۰ء

اختلافِ عقیدہ

اختلافِ عقیدہ پر اگر اس دنیا میں سزا ملنے لگے تو سوائے ایک مذہب یا ایک مسلک کے لوگوں کے باقی سب کو سزا کا مستحق قرار دے کر نیست و نابود کر دیا جائے ۔ لیکن ایسا نہیں ہے ۔ اور وہ اس لئے کہ اختلاف عقیدہ پر بسا اوقات انسان کا کوئی اختیار نہیں ہے ۔ کوئی جس مذہب کے پیروکار کے گھر پیدا ہوا ہے اس نے وہی مذہب اختیار کر لیا ہے ۔ بلکہ اختیار بھی کہاں کیا ہے ۔ اس کا وہی مذہب ہو گیا ہے ۔ بہت کم ایسے لوگ ہیں جو شعور کو کام میں لاتے ہوئے مذہب کا مطالعہ کریں اور پھر اپنے مذہب کے علاوہ کسی اور مذہب کو راستی پر مان کر اس کے پیروکار ہو جائیں ۔ عام طور پر — بلکہ بیشتر — مذہب انسان کو اس کے والدین سے ملتا ہے ۔ اور وہ شعور کی عمر تک پہنچتے پہنچتے اپنے مذہب میں اتنا پُر اعتقاد ہو جاتا ہے کہ اس کی ہر بات اسے درست لگتی ہے اور اسے چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتا ۔

یہی وجہ ہے کہ اختلافِ عقیدہ پر اس دنیا میں کوئی سزا نہیں دی جا سکتی ۔ اللہ تعالیٰ نے بھی فرمایا ہے کہ دوسری دنیا میں تمہیں بتایا جائے گا کہ جو کچھ تم اس دنیا میں مانتے تھے اس کی کیا حیثیت تھی ۔

لیکن ایک بات اپنے اختیار میں ہے اور وہ ہے جیو اور جینے دو ۔ یا یوں کہہ لیجے کہ مانو اور ماننے دو ۔ آپ جو چاہیں مانیں ۔ دوسروں کو بھی جو وہ چاہتے ہیں ماننے دیجے ۔ اگر کوئی شخص دوسروں کی راہ میں روک بنتا ہے ۔ شوخی اور شرارت سے دوسروں کو ان کے عقیدہ کی وجہ سے تنگ کرتا ہے ۔ ظلم و تعدی کو اپناتا ہے ۔ اہل حق کو ستاتا ہے اور دکھ دیتا ہے تو یقیناً ایسے شخص کو سزا اسی دنیا میں ملنی چاہیئے تاکہ وہ جن کے ساتھ شرارت کی جا رہی ہے ۔ وہ جنہیں دکھ دیا جا رہا ہے اور وہ جو ستائے جا رہے ہیں ان کے حقوق انہیں مل سکیں ۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے ۔ فرماتے ہیں "یاد رکھو کہ بت پرستی ۔ انسان پرستی ۔ مخلوق پرستی کی سزا آخرت میں ہے مگر شوخیوں ۔ بدمعاشیوں ۔ ظلم و تعدی ۔ غفلت اور اہلِ حق کو ستانے اور دکھ دینے کی سزا اسی دنیا میں دی جاتی ہے"

اگر اس اصول کو اپنا لیا جائے تو یقیناً یہ دنیا جنّت کا نمونہ بن جائے گی ۔ جہاں کوئی جھگڑا ہے نہ فساد ۔

اپنی ہر اک دعا تری جھولی میں ڈال کر
رکھتا ہے اپنے فقر کو مَیں نے سنبھال کر
تاجِ شہی تجھی کو ملے تو ہو سُرخرو
خوش ہے تو خوش رہے مجھے گھر سے نکال کر

ابوالاقبال

تُو اگر اتنا بے اصُول نہ ہو
مُسکراتا رہے ۔ ملُول نہ ہو

پیش ہم بھی کریں گے ہدیۂ دل
یہ الگ بات ہے قبُول نہ ہو

کبھی روئے کبھی ہنسے ہم لوگ
کوئی ہم سا بھی بے اصُول نہ ہو

جس کو منزل سمجھ رہے ہو میاں
یہ کہیں قافلے کی دھول نہ ہو

قتل کے بعد مُسکرا دینا
یہ ترے عہد کا اصُول نہ ہو

تُو نے ماتھا سجا لیا جس سے
وہ کسی آبرو کا پھُول نہ ہو

ایسے گُذروں قریب سے اپنے
مجُھ کو میری خبر وصُول نہ ہو

کون اس کی تلاش کو نکلے
اس کا ممکن اگر حصُول نہ ہو

جُرم، تیرا عظیم ہے مضطرؔ
تُو سرِ دار بھی ملُول نہ ہو

چوہدری محمد علی

سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو ۔ نے فرمایا "بڑے بڑے کاموں میں سے نکاح بھی ایک کام ہے ۔ اکثر لوگوں کا یہی خیال ہوتا ہے کہ بڑی قوم کا انسان ہو ۔ حسب نسب میں اعلیٰ ہو ۔ مال اس کے پاس بہت ہو ۔ حکومت اور جلال ہو ۔ خوبصورت اور نوجوان ہو ۔ مگر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ کوشش کرو کہ دیندار اور نیکوکار مل جائے اور چونکہ حقیقی علم اخلاق ۔ عادات اور دینداری سے آگاہ ہونا مشکل کام ہے جلدی سے پتہ نہیں چلتا اس لئے فرمایا کہ استخارہ ضرور کر لیا کرو "

خطبہ فرمودہ ۱۳، ستمبر ۱۹۰۷ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات
نون سین

۱۰۰ یوتھ سنٹرز

اپنے مستقبل کو بہتر بنانے کے لئے یہ بات نہایت ضروری ہے کہ ہم آج کے نوجوانوں کو ایک دوسرے کے قریب سے قریب تر کریں انہیں ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر زندگی بسر کرنے کی عادت ڈالیں اور ایک دوسرے سے ہمدردی پیدا کریں۔ اگر آج کے نوجوان ایک دوسرے سے مل جل کر رہنا سیکھ لیں تو کوئی وجہ نہیں کہ کل کو ہمارا ملک زیادہ مستحکم نہ ہو جائے۔ سب لوگ ایک دوسرے کا خیال رکھیں ایک دوسرے کی پرواہ کریں ایک دوسرے کی مدد کریں۔ ایک دوسرے کو اپنا بھائی سمجھیں یہی وہ باتیں ہیں جن سے کسی ملک کی مضبوطی اور اس کا استحکام قائم ہوتا ہے۔

اسلام آباد سے ایک اطلاع مظہر ہے کہ یوتھ افیئرز ڈویژن نے فیصلہ کیا ہے کہ پاکستان میں آزاد کشمیر سمیت ۱۰۰ یوتھ ڈویلپمنٹ سنٹرز قائم کئے جائیں جن کے ذریعے قومی اتحاد اور نوجوانوں کے کردار کی تعمیر کا کام کیا جائے۔ یہ بات یوتھ افیئرز ڈویژن کے سیکرٹری صاحب نے بتائی۔ یہ صاحب ۸۰ ایسے نوجوانوں سے گفتگو کر رہے تھے جو پاکستان کے مختلف صوبوں کی نمائندگی کرتے ہوئے ایک جگہ جمع ہوئے تھے۔ سیکرٹری صاحب نے یہ بھی بتایا کہ ایک سو یوتھ سنٹر قائم کرنے کے لئے انہیں تیس کروڑ روپے کی ضرورت ہوگی اور یہ تمام صوبجاتی ضلعی ہیڈ کوارٹرز میں قائم کئے جائیں گے۔ اسی طرح تحصیل لیول پر بھی اور آزاد کشمیر میں مظفر آباد کے مقام پر ایک ایک یوتھ سنٹر قائم کیا جائے گا۔ ان سنٹروں میں نوجوانوں کو مختلف قسم کے ہنر سکھائے جائیں گے اور مختلف موضوعات پر سیمینارز کے ذریعے واقفیت بہم پہنچائی جائے گی اس چالیس افراد کے وفد کو جس میں چاروں صوبوں اور آزاد جموں و کشمیر کے یوتھ لیڈر شامل ہیں۔ مختلف عجائب گھر، تاریخی مقامات خاص طور پر تاریخی مساجد، اہم پارکیں اور یونیورسٹیاں اور فیکٹریاں دکھائی جائیں گی۔ گویا کہ انہیں سیاحوں کی طرح مختلف مقامات پر لے جایا جائے گا تاکہ سارے ملک کے متعلق ان کا مبلغ علم بڑھ سکے اس وفد کے ٹور کا یہ مقصد بھی ہے کہ وہ اپنے ملک کے اہم مقامات دیکھ کر اپنی تاریخ اور اپنی ثقافت اور اپنے ماحول پر فخر کر سکیں۔

ہم اس سلسلے میں احمدی نوجوانوں سے یہ گذارش کریں گے کہ چونکہ یہ یوتھ سنٹر حکومت کی طرف سے قائم کئے جا رہے ہیں اس لئے ان میں ہر شخص کو شامل ہونے کا حق پہنچتا ہے۔ یہ سارے ملک کے لئے ہیں اور سب نوجوانوں کے لئے ہیں۔ اس لئے ہمارے نوجوانوں کو بڑھ چڑھ کر ان یوتھ سنٹرز میں حصہ لینا چاہیئے اور ان یوتھ سنٹروں کو فروغ دینے کے لئے ہر ممکن کوشش کرنا اپنا فرض سمجھنا چاہیئے ملک کا استحکام اور ملک کی ترقی کا یہ نہایت اہم ذریعہ ہے کہ ملک کے نوجوان باہم ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کرنا سیکھیں۔ وہاں نہ قومیت کی تمیز ہونی چاہیئے۔ نہ مذہب کی۔ ہر وہ شخص جو پاکستانی ہو۔ اور نوجوان ہو اس کے لئے یہ یوتھ سنٹر کھلا ہونا چاہیئے اور یقیناً کھلا ہوگا۔

ایک اور شکست (کمیونزم)

جارجیا میں بھی کمیونزم کو شکست فاش ہوئی ہے۔ وہاں اب کثیر الجماعتی سیاست رواج پا گئی ہے اور ۱۹۲۱ء سے جو سرکاری طریق کار جاری تھا اس کو اٹھا کر باہر پھینک دیا گیا ہے اور کہا جاتا ہے کہ اس بات نے میخائیل گورباچوف کو ایک بہت بڑا دھچکا لگایا ہے۔ ان کی کوشش یہ ہے کہ سوویت یونین کے ساتھ ملحقہ ریاستیں جو کمیونزم کے تحت چلتی رہی ہیں وہ ان کو اپنے ہاتھ میں رکھ سکیں۔ لیکن معلوم ایسا ہوتا ہے کہ اب یہ لوگ کسی طرح بھی کمیونزم کے پنجے میں رہنا نہیں چاہتے۔ جارجیا میں جب ووٹنگ ہوئی تو ۲۵۰ میں سے ۱۴۷ پارلیمنٹرین نشستیں غیر کمیونسٹوں کے ہاتھ لگیں۔ اور اس سے صاف ظاہر ہے کہ کمیونزم کس طرح تیزی کے ساتھ پسپا ہو رہا ہے۔ کمیونسٹوں نے پہلے ہی ۱۵ دیگر ریپبلکس میں حکومت چھوڑ دی ہے یا یوں کہنا چاہیئے۔ ان ریپبلکس میں کمیونزم کو شکست ہو چکی ہے۔ سب سے بڑی سوویت یونین کی ریپبلک رشین فیڈریشن اس وقت ایک باغی لیڈر بورس یلٹسن کی صدارت میں حکومت چلا رہی ہے۔ یہ بورس یلٹسن وہی ہیں جنہوں نے جولائی میں کمیونسٹ پارٹی سے استعفیٰ دیا تھا اور اس وقت یہ گورباچوف کے سب سے زیادہ اہم اور موثر مد مقابل سمجھے جاتے ہیں۔ حکومت کے کمزور ہونے کی ایک یہ بھی دلیل ہے کہ گذشتہ روز سوویت یونین کے ۷۰ طلباء نے کریملن میں ایک مظاہرہ کیا جس کے ذریعے انہوں نے وزیراعظم نکولائی رزکوف کو استعفےٰ دینے کے لئے کہا۔ اس بات کا امکان تو نہیں ہے کہ رزکوف اس مظاہرے کے نتیجے میں استعفےٰ دے دیں گے اور ان ۷۰ طلباء یا ان کے دیگر ساتھیوں کی بات مان لی جائے گی لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ کمیونسٹ ملک میں اس قسم کے مظاہرے ایک انتہائی اہم تبدیلی پر دلالت کرتے ہیں کہاں وہ وقت جب کوئی آواز تک نکال نہیں سکتا تھا اور حکومت کے خلاف کسی بات کی کسی کو جرأت نہیں ہو سکتی تھی۔ اور کہاں یہ کہ کھلے بندوں مظاہرے اور سٹرائیکیں کی جا رہی ہیں اور ان سٹرائیکوں کے ذریعے حکومت کا ڈھانچہ بدلنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ وزیراعظم کا استعفیٰ کوئی چھوٹی سی بات نہیں لیکن ان طلباء نے اس کا مطالبہ کیا ہے اور اگرچہ جیسا کہ ہم نے کہا ہے کہ یہ مطالبہ تو شاید نہیں مانا جائے گا۔ لیکن سوویت یونین کی سیاست پر ایسی باتوں سے خاصا اثر پڑے گا۔ اور یہی وہ باتیں ہیں جن کی وجہ سے سوویت یونین سے ساتھ الحاق کرنے والی ریاستوں میں سے اکثر نے اپنی آزادی کا یا تو اعلان کر دیا ہے یا اس کے لئے وہ ہمہ وقت کوشاں ہیں۔

بھارت میں فسادات

پاکستان کی ہیومن رائٹس سوسائٹی کے چیئرمین مسٹر ایس ایم ظفر نے ہندوستان کے وزیرِاعظم وی پی سنگھ کی اس بات کو سراہا ہے کہ انہوں نے اجودھیا میں بابری مسجد کو بچانے کے لئے پولیس اور فوج کی بڑی نفری وہاں تعینات کر دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اجودھیا میں بابری مسجد کی ملکیت کا سوال یا ہندوؤں کا یہ دعویٰ کہ یہ رام چندر جی کی جنم بھومی ہے ایسی باتیں ہیں جن سے مذہبی فسادات بھڑک سکتے ہیں۔ اور پھر ان کی کوئی انتہا بھی نہیں معلوم کی جا سکتی۔ وزیرِاعظم کے موقف کی تعریف کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہندوستان کے وزیرِاعظم نے نہایت دلیری کے ساتھ حزبِ مخالف کا مقابلہ کیا ہے۔ انہوں نے مسلمان اقلیت کے حقوق کی دستوری گارنٹی کو یقینی بنایا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مسٹر سنگھ کا یہ موقف انسانی اور مذہبی حقوق کی پاسداری کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ انسانی حقوق کی سوسائٹی کے چیئرمین نے ان لوگوں کی مذمت کی جو اس مسئلہ کو سیاسی رنگ دے کر سیاسی فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے ہندوستان اور پاکستان میں ہیومن رائٹس کی تمام تنظیموں کو اپیل کی کہ وہ ہندوستان کی حکومت کے موقف کی تائید کریں تاکہ بابری مسجد کے مسئلہ پر ہندو مسلم فساد کو روکا جا سکے حقیقت یہ ہے کہ جب تک حکومت اس قسم کا موقف اختیار نہ کرے اور اقلیتوں کی حفاظت نہ کرے اس وقت تک حکومت حکومت کہلانے کی مجاز نہیں۔ آخر حکومت کا کسی ایک مذہب یا کسی ایک فرقے یا کسی ایک زبان کے ساتھ تو تعلق نہیں ہونا چاہیئے ان کے لئے سارے ملک کے سب باشندے ایک جیسے ہونے ہیں یا ہونے چاہئیں یہی ہر حکومت سے توقع کی جا سکتی ہے۔

موت کی کیفیت

غالباً جب سے دنیا میں پہلا شخص فوت ہوا ہے انسان کے ذہن میں یہ بات کلبلاتی رہی ہے کہ موت ہے کیا۔ کس طرح واقع ہوتی ہے اور مر جانے کے بعد انسان کو کیا در پیش ہوتا ہے دنیا کے ہر حصے میں اس کے متعلق سوچا جاتا رہا ہے اور شاید ہمیشہ سوچا جاتا رہے گا خاص طور پر یہ بات کہ موت کس طرح واقع ہوتی ہے اور مرنے کے وقت انسان کے جذبات اور احساسات کیا ہوتے ہیں حال ہی میں انگلستان میں اس موضوع پر تحقیقات کرنے والوں نے ۵۸ ایسے افراد کا تجزیہ کیا جو یا تو موت کے بالکل قریب تھے یا وہ یہ سمجھتے تھے کہ اب ان کی موت واقع ہونے والی ہے۔ اور یہ تحقیقات کرنے والے سائنس دان اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ موت سے قبل ذہن زیادہ صاف ہو جاتا ہے اور یہ احساس ہونے لگتا ہے کہ ہم ٹھیک ٹھاک ہیں۔ یعنی بہتر زندگی کا تصور سامنے آنے لگتا ہے۔ یہ تحقیقات کرنے والے لوگ ورجینیا یونیورسٹی کے پروفیسر ہیں اور لینسٹ LANCET جو ایک میڈیکل جرنل ہے۔ میں انہوں

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبد السمیع خان

بچوں کی دنیا: دلچسپ اور فکرانگیز حقائق

بچوں کی افزائش

○ دنیا میں روزانہ ۱۵۰ بچے فی منٹ پیدا ہو رہے ہیں۔ اس طرح فی گھنٹہ ۹۰۰۰ یومیہ ۲ لاکھ ۲۰ ہزار اور سالانہ ۸۰ ملین افراد کا اضافہ ہو رہا ہے۔

○ چین میں "ون چائلڈ" یعنی ہر گھر میں صرف ایک بچہ ہو، کی پالیسی اپنائی جانے کے باوجود ایک سال میں ڈیڑھ کروڑ افراد کا اضافہ ہوا۔ آبادی میں اضافہ کی شرح ۱٫۴ فی صد ہے۔

○ بھارت میں بچوں میں اضافہ کی رفتار ایک منٹ میں ۵۰ ایک گھنٹے میں ۳ ہزار۔ ایک دن میں ۷۲ ہزار اور ایک سال میں ۲ کروڑ ۶۲ لاکھ ہے

○ پاکستان میں فی منٹ ۸ بچے پیدا ہو رہے ہیں یعنی روزانہ ۱۱ ہزار اور سالانہ ۴۲ ہزار بچے پیدا ہوتے ہیں۔

○ دنیا میں اب تک ۱۲۹۵ ٹیسٹ ٹیوب بچے پیدا ہو چکے ہیں اور ان میں سب سے بڑی بچی ۱۱ سال کی ہے

بچوں کی بیماریاں

○ دنیا میں چار سال سے کم عمر کا ہر ۲۰ ہزار واں بچہ آنکھ کے سرطان کا شکار ہوتا ہے۔

○ شراب نوشی کرنے والی ماؤں کے بچوں کی صحت پر برا اثر پڑتا ہے۔ دن میں ایک یا دو مرتبہ شراب نوشی کرنے والی ماؤں کا دودھ پینے والے بچوں کو چلنے پھرنے اور دیگر مہارتیں سیکھنے میں دشواری پیش آتی ہے۔

○ امریکہ میں ۵۰ لاکھ بچے ایڈز کا شکار ہیں۔

○ امریکہ کی ریاست نیویارک میں ۱۹۸۸ء میں ایک ہزار ایسے بچے پیدا ہوئے جو پیدائشی طور پر ایڈز کے مریض تھے۔

○ امریکہ میں معاشرتی عدم اطمینان کے نتیجہ میں بچوں پر برا اثر پڑ رہا ہے۔ اور والدین نے نافرمان بچوں کو دماغی امراض کے ہسپتالوں میں داخل کرنا شروع کر دیا ہے ۱۹۸۰ء میں ۸۲۰۰۰ بچے داخل کروائے گئے اور ۱۹۸۶ء میں ۱۱۲۰۰۰ بچے تعداد میں اضافہ کے پیش نظر پرائیویٹ ہسپتال کھولنے پڑے۔ اور ان میں بھی ۴۳۰۰۰ بچے داخل ہیں۔

○ برطانوی بحریہ کے ایٹمی اڈوں کے قریب رہنے والوں کو کینسر کا شدید خطرہ ہے۔ روسائتھ کی بندرگاہ پر ۱۵ سال سے کم ۸ بچوں میں خون کے کینسر کا پتہ چلایا گیا ہے۔

○ ایک چینی ڈاکٹر نے دو سالہ بچے میں بھی دل کی امراض کی تشخیص کی ہے

○ بھارت میں ۱۹۸۹ء میں والدین کی غربت کی وجہ سے ۴ کروڑ بچے اندھے اور معذور پیدا ہوئے۔ وہاں غذائی کمی کی وجہ سے ہر گھنٹے میں ۲۵ بچے اندھے پیدا ہوتے ہیں۔

بیماریوں سے ہلاکت

○ ماں کا دودھ نہ پینے والے ۲ لاکھ نومولود بچے ہر سال بوتل کے دودھ کی وجہ سے اسہال کے مرض میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو جاتے ہیں۔

○ دنیا میں ہر منٹ میں ۳۰ بچے غذا اور دوا نہ ملنے سے مر جاتے ہیں

○ یونیسیف کی ایک رپورٹ کے مطابق دنیا میں غذائی قلت کی وجہ سے ہر ماہ دس لاکھ چھوٹے بچے ہلاک ہو جاتے ہیں۔

○ ۸۸ء میں ۶۰ ہزار بچے سگریٹ نوشی کے باعث قبل از وقت مر گئے۔ برطانوی وزیر صحت کے بیان کے مطابق سگریٹ نوشی کرنے والی خواتین کے بچوں کے دماغ چھوٹے ہوتے ہیں۔ اور وہ پست قد اور کم وزن ہوتے ہیں۔

○ ترقی پذیر ممالک میں روزانہ ۴۰ ہزار بچے ۵ سال کی عمر سے کم عمر میں فوت ہو رہے ہیں۔ مختلف بیماریوں سے اموات کی تفصیل یہ ہے۔ اسہال سے ۱۱ ہزار، نمونیہ سے ۷ ہزار، خسرہ سے ۴ ہزار تشنج سے ۲ ہزار اور دیگر وجوہات سے ۱۶ ہزار

○ افغانستان میں شیر خوار بچوں کی شرح اموات دنیا میں سب سے زیادہ ہے۔ نصف تعداد ۵ سال کی عمر سے قبل ہی غذائی قلت اور طبی سہولت کی کمی کے باعث ہلاک ہو جاتی ہے۔ ۱۰۰۰ میں سے ۲۰۰ ایک سال پہلے مر جاتے ہیں۔ ۸۰۰ میں سے ۳۰۰ بچے ۵ سال تک نہیں پہنچتے۔ ۵۰۰ بچے ۵ سال تک پہنچتے ہیں مگر یتیم یا ان پڑھ ہوتے ہیں۔

○ امریکہ میں ہر سال ایک ہزار بچے پانچ سال کی عمر تک پہنچنے سے پہلے مر جاتے ہیں۔ اومان میں یہ شرح ۱۶۶ فی ہزار ہے جبکہ بنگلہ دیش میں روزانہ ۳،۲ ہزار بچے مر جاتے ہیں۔

○ ۸۸ء میں بیماری اور بھوک سے ۶ لاکھ ۸۰ ہزار پاکستانی بچے ہلاک ہوئے۔

بچوں کا اغوا اور غلامی

○ دنیا میں ہر سال دس لاکھ بچوں کو اغوا کر لیا جاتا ہے اور پھر انہیں بدکاری پر مجبور کیا جاتا ہے۔ صرف پیرس میں ۱۸ سال سے کم عمر ۵ ہزار لڑکے اور لڑکیوں کو بدکاری پر مجبور کیا جا رہا ہے۔

○ لندن میں ہر سال چند گھنٹے کی عمر کے ۲ ہزار بچے اغوا کر لئے جاتے ہیں۔ ایک گھر سے چند ہفتوں کی عمر کے ۲۲ بچے جو اغوا ہوئے تھے دستیاب ہوئے۔ نومولود بچوں کی تجارت کرنے والے سالانہ ۳ کروڑ پونڈ کماتے ہیں۔

○ ملائشیا کی ایک فوجی ٹیم نے جزیرہ بورنیو سے ۱۰ شیر خوار بچے برآمد کئے جو فروخت کرنے کے لئے انڈونیشیا سے سمگل کئے گئے تھے۔ ان بچوں کی عمریں چند ہفتوں سے لے کر دو ماہ تک ہیں۔ ملزموں نے بچوں کو جنگل میں رکھا ہوا تھا۔ جہاں گرمی کے باعث ایک بچہ جاں بحق ہو گیا۔ ملائیشیا میں شیر خوار بچے ۳۷۰ سے ۱۸۶۰ ڈالر تک میں فروخت ہو رہے ہیں۔

○ تھائی لینڈ میں بچوں کی سمگلنگ کا سلسلہ تیزی سے جاری ہے۔ جہاں بچوں کو اغوا کر کے یا ۱۰۰ ڈالر فی بچہ خرید کر ایک ہزار ڈالر میں فروخت کیا جاتا ہے۔

○ پاکستان میں روزانہ آٹھ سے دس بچے اغوا کر لئے جاتے ہیں۔

○ بھارت میں تقریباً ایک کروڑ بچوں سے جبری مشقت لی جاتی ہے۔ اتنے ہی بچے پاکستان نیپال، بنگلہ دیش اور سری لنکا میں اس حال میں ہیں۔ اس طرح جنوبی ایشیا میں دو کروڑ بچے غلامی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ جن کو ان کے غریب والدین قرضے چکانے کے لئے پٹے پر دے دیتے ہیں۔

○ بھارت میں چار کروڑ بچے تعلیم حاصل کرنے کی بجائے محنت مزدوری پر مجبور ہیں۔ ان کی حیثیت غلاموں کی سی ہے۔ جن کو والدین کی طرف سے کاروباری لوگوں کے پاس گروی رکھ دیا جاتا ہے اور انہیں کوئی معاوضہ بھی نہیں ملتا بعض مجبور والدین بچوں کو فروخت بھی کر دیتے ہیں۔

○ بھارت کے صوبہ بہار میں ایک عورت نے ۲۰ روپے کے عوض اپنے دو بچے فروخت کر دیئے۔

○ بعض عرب ریاستوں میں اونٹوں کی دوڑ میں شامل کرنے کے لئے کمسن بچوں کی سمگلنگ کا سلسلہ جاری ہے جو نہایت بہیمانہ ہے۔

بچوں پر دیگر مظالم

○ دنیا میں جبری فوجی خدمات سرانجام دینے والے کم سن بچوں کی تعداد ۲ لاکھ سے زیادہ ہے۔ جن کی اکثریت افغانستان، نکاراگوا، اسلویڈور، یوگنڈا میں پائی جاتی ہے ایسے بچوں کو کم تنخواہ دی جاتی ہے۔ ایسے کم سن بچے گوریلا تنظیموں میں بھی کام کرنے پر مجبور ہیں۔

○ امریکہ میں ہر سال ۴ لاکھ نوعمر بچے حالات سے دل برداشتہ ہو کر خودکشی کر لیتے ہیں۔

○ امریکہ میں ہر چوتھی فیملی میں ون پیرنٹ چائلڈ موجود ہے۔ یعنی اس کی ماں اور باپ میں ناچاقی کی وجہ سے کوئی ایک الگ ہو گیا ہے۔

○ امریکہ میں آج پیدا ہونے والے بچوں کو ۱۸ سال تک ماں یا صرف باپ کے پاس رہنا پڑے گا۔ اور وہ گھر کی حقیقی زندگی سے بالکل محروم رہتے ہیں۔ امریکہ کے بین الاقوامی شہرت یافتہ سوشیالوجسٹ مرے سٹراس کہتے ہیں۔ کسی بھی امریکی شہری کے لئے خواہ وہ امیر ہے یا غریب سب سے زیادہ خطرہ کی جگہ گھر ہے جہاں جھگڑا بازی سے قتل تک کی وارداتیں ہوتی ہیں۔

○ یورپ میں جہاں بچوں کو ماں باپ سے ابتدائی محبت نہیں ملتی ان میں مختلف قسم کے نقائص پیدا ہو رہے ہیں۔ ہسپتالوں میں جہاں چھوٹے بچے بستر پر ڈال دیئے جاتے ہیں۔ پیٹھ کے بل پڑے رہنے سے ان کے سر کا پچھلا حصہ گنجا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہاں کوئی ماں بار بار کروٹ بدلنے کے لئے موجود نہیں ہوتی۔ ماں باپ سے محروم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوکر دارالاطفال میں پرورش پانے والے بچے ذہنی اور جسمانی ارتقاء سے محروم رہتے ہیں۔

○ امریکہ میں ہر سال ۶ ہزار بچے ماں باپ کی مار پیٹ سے ہلاک ہو جاتے ہیں۔

○ یورپ میں بھی ایسے بچوں کی تعداد مسلسل بڑھ رہی ہے۔ چنانچہ اگلے دس برسوں میں ۴۰ تا ۵۰ فی صد بچے ایسے گھروں میں پرورش پائیں گے جہاں ذمہ دار صرف عورت ہوگی۔ اس کے نتیجہ میں بچوں میں خودکشی کے واقعات بڑھ رہے ہیں۔

○ دنیا میں ۱۵ برس سے کم عمر کے ۱۰ کروڑ بچے زندہ رہنے کے لئے محنت مزدوری کرتے ہیں۔ یہ بچے زیادہ تر پاکستان، بھارت بنگلہ دیش، وسطی افریقہ اور وسطی امریکہ میں ہیں۔

○ دنیا میں دس کروڑ بچے بے گھر اور بے سہارا ہیں جن میں ۳ کروڑ بچے صرف ایشیا میں ہیں۔

○ عالمی ادارہ صحت کے مطابق دنیا میں چھ کروڑ بچے آوارگی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ان میں سے بہت سے بچے سڑکوں پر اس لئے محنت کرتے نظر آتے ہیں کہ خاندانی غربت انہیں ایسا کرنے پر مجبور کر دیتی ہے۔ ان میں سے ۵۰ لاکھ بچے بالکل بے سہارا ہیں اور مکمل آوارگی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔

○ ہر پانچواں برطانوی بچہ غربت کا شکار ہے۔ کم آمدنی والے گھروں میں ۲۴ لاکھ ۷۰ ہزار بچے پرورش پا رہے ہیں وہ بچے بھی مشکلات کا شکار ہیں جن کے سرپرست بے روزگار ہیں

○ بھارت میں ۵ سے ۱۰ سال تک کی عمر کے پونے دو کروڑ بچے روزانہ ۱۲ گھنٹے ایسی محنت مزدوری کرنے پر مجبور ہیں جو صحت کے لئے سخت مضر ہے۔

○ چین میں ۶ لاکھ ۷۰ ہزار بھکاری ہیں جن میں سے ۹۵ فی صد کم سن بچے ہیں۔

○ پنجاب میں بھکاری بچے روزانہ ایک تا چار میل پیدل سفر کرتے ہیں اور ۵ تا ۸ گھنٹے اس کام پر مجبور کئے جاتے ہیں۔

○ پاکستان میں ۱۲ سال تک کے بچوں کی تعداد ۳ کروڑ ۷۳ لاکھ ہے جن میں صرف ۹۰ ہزار پرائمری سکولوں میں اور صرف ۱۵ ہزار ہائی سکولوں میں تعلیم پاتے ہیں۔

○ تحقیق کے مطابق پاکستان میں ۴۵ فی صد بچے ابتدائی تعلیم سے محروم رہتے ہیں اور سکولوں کی شکل ہی نہیں دیکھتے ۶۴٪ بچے پرائمری سکول جاتے ہیں۔ ان میں سے صرف ۲ فی صد میٹرک تک تعلیم کا سلسلہ جاری رکھتے ہیں۔

○ پاکستان میں ہر سال سکول نہ جانے والے اور سکول سے نکالے جاتے والے ۴۰ لاکھ بچے ۵ سال کی عمر سے زیادہ ان پڑھ بچوں کے گروپ میں شامل ہو جاتے ہیں۔

○ محمد اختر ۱۹۴۸ء میں لاہور کے پاگل خانے میں پیدا ہوا۔ کیونکہ اس کی والدہ ذہنی طور پر معذور تھی۔ اور پاگل خانہ میں بند تھی محمد اختر کو جنم دینے کے بعد اس کی ماں انتقال کر گئی محمد اختر وہیں بڑا ہوتا رہا۔ وہ ذہنی اور جسمانی طور پر مکمل تندرست تھا مگر ۴۰ سال پاگل خانہ میں بند رہا اور آخر پرزنرز ایڈ سوسائٹی کی کوشش سے ۱۹۸۸ء میں اسے رہائی ملی۔

○ دنیا کے فوجی اخراجات میں بے پناہ اضافہ کی وجہ سے آئندہ نسل مقروض پیدا ہو رہی ہے مثلاً برصغیر میں ہر نیا پیدا ہونے والا بچہ بھی ایک ہزار ڈالر کا مقروض ہے۔

آپ کا خط ملا

امۃ القیوم صاحبہ والد طاہر احمد صاحب لکھتی ہیں

الفضل اخبار خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے آرہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر اپنی رحمت و فضل کی نظر رکھے۔ آپ کی توجہ اور محنت سے اس میں بہت نکھار پیدا ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے اور عمدہ مضامین اور جماعت کی خیریت کی خبر ملتی رہتی ہے۔ میں صبح اس کو اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اور دعا کر کے اٹھاتی ہوں کہ خدا تعالیٰ کرے اس میں ہر طرف سے خیریت کی خبریں ہوں۔ عاجزہ الفضل کے لئے ۱۰۰ روپے بھجوا رہی ہے۔ ۵۰ روپے اپنے پوتے سلمان فارسی کی پیدائش پر اور ۵۰ روپے اپنے داماد عزیزم اعجاز کریم سلہری کے لئے دعا کے لئے۔

میرے داماد عزیزم اعجاز کریم بسلسلہ ملازمت بحری جہاز پر امریکہ گئے تو ان کی عدم موجودگی میں ان کے والد محترم نیاز الدین سلہری صاحب کا اچانک انتقال ہو گیا۔ مکرم و محترم نیاز صاحب نمازی تہجد گزار تھے۔ قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور اپنی جوار رحمت میں جگہ بخشے۔

جیسا کہ گھر میں بعض بچے والدین کو زیادہ عزیز ہوتے ہیں اسی طرح عزیزم اعجاز سے ان کو بہت پیار تھا اور ان کی بیگم عزیزہ امۃ الرقیب سے بھی بہت شفقت و محبت کا سلوک کرتے اور اکثر کہتے کہ اعجاز میری آدھی جان ہے اور عزیزم اعجاز کو بھی اپنے والد صاحب سے بہت پیار ہے۔

خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عزیزہ امۃ الرقیب کو ان کی بیماری میں خدمت کا پورا موقعہ عطا فرمایا۔ ان کی طبیعت میں بہت عمدہ مزاح تھا۔ بیماری میں بھی وہ اپنی بہو سے خوش مزاجی سے بات کرتے رہتے۔ پھر ڈاکٹروں کو کہتے کہ دیکھیں آپ میرے ساتھ علاج میں کوئی چکر نہیں کر سکتے میری یہ بہو بھی ڈاکٹر ہے۔ اور عزیزہ رقیب کو کہتے بیٹی تم نے یہاں سے جانا نہیں تاکہ تم دیکھتی رہو کہ یہ مجھے کیا دوا دیتے ہیں۔ اور پھر یہ دوائی عزیزہ امۃ الرقیب سے چیک کرواتے۔ پھر ان کو تسلی ہوتی۔ جس تکلیف کی وجہ سے وہ ہسپتال داخل ہوئے تھے۔ اس تکلیف کو خدا تعالیٰ نے جلدی جلدی شفاء عطا فرما دی اور اس دن انہوں نے ہسپتال سے فارغ ہو کر گھر آنا تھا اور وہ بہت خوش تھے کہ میں گھر واپس جا رہا ہوں۔ اور کہتے کہ میں فوجی آدمی چلنے پھرنے والا۔ آپ نے مجھے کہاں باندھ دیا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کو کچھ اور ہی منظور تھا کہ اچانک ان کو ہارٹ اٹیک ہو گیا۔ تمام ڈاکٹر موجود تھے لیکن تقدیر کے آگے انسان کی کچھ پیش نہیں جاتی۔ وہ منٹوں میں ۲۶ اگست ۱۹۹۰ء کو اس دار فانی سے رخصت ہو گئے۔

یہ حادثہ غیر متوقع تھا۔ اس کا عزیزہ ڈاکٹر امۃ الرقیب پر بہت اثر پڑا اور جب ان کا جنازہ گھر لایا گیا۔ تو عزیزہ صدمہ سے نڈھال تھی۔ اس وجہ سے سیڑھیوں سے گر گئی اور پاؤں پر چوٹ آگئی اور ساتھ بخار ہو گیا۔ نیز عزیزم اعجاز کریم کو یہ جانکاہ خبر بحالت سفر میں ملی جس کی وجہ سے ان کو بہت شاک پہنچا اور انہوں نے اس کا بہت اثر لیا اور ان کو سفر میں عزیزوں سے دور اکیلے اس صدمہ کو برداشت کرنا پڑا۔

قارئین سے درخواست ہے کہ وہ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ تمام عزیز و اقارب کو صبر کی توفیق بخشے اور خاص طور پر اعجاز کریم اور عزیزہ امۃ الرقیب کو بھی اس اچانک صدمہ کو برداشت کرنے کی ہمت عطا فرمائے

بقیہ: ص ۳ سے آگے

نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ اعداد و شمار پیش کرتے ہوئے انہوں نے ۲۸ مریضوں کے متعلق یہ کہا ہے کہ یہ بالکل موت کے قریب تھے اور جونہی ان سے طبی مدد ہٹائی جاتی۔ یہ آخری سانس لے لیتے ان کے علاوہ ۳۰ اور مریض ایسے تھے جنہیں موت کا خطرہ تو لاحق نہیں تھا لیکن وہ یہ سمجھتے تھے کہ اب ان کا آخری وقت آگیا ہے۔ ان دونوں قسم کے لوگوں نے جن جذبات اور احساسات کا اظہار کیا وہ ایک ہی جیسے تھے۔ البتہ وہ لوگ جو واقعی قریب المرگ تھے۔ ان کے جذبات و احساسات زیادہ واضح تھے۔ انہیں اس بات کا زیادہ احساس تھا کہ ان کے سامنے روشنی زیادہ چمکدار ہو گئی ہے اور ان کی قوتیں پہلے سے زیادہ مضبوط معلوم ہوتی ہیں۔

دراصل اس معاملے میں تین قسم کے خیالات پائے جاتے رہے ہیں۔ ایک تو ایسے جنہیں ماورائی خیالات کہا جا سکتا ہے۔ دوسرے جسمانی اور تیسرے نفسیاتی ان تینوں باتوں کے متعلق اکثر اظہار خیال ہوتا رہا ہے۔ اب یہ پتہ چلا ہے کہ یہ دونوں گروہ یعنی وہ جو قریب المرگ تھے اور وہ جنہیں احساس تھا کہ ان کا خاتمہ قریب ہے۔ ان دونوں کے خیالات ایک ہی نہج پر ہونے کی وجہ سے ان تحقیقات کرنے والوں کو اس بات کا یقین ہو گیا ہے کہ موت کے قریب یہی خیالات ہوتے ہیں اس وقت یہ بھی احساس ہوتا ہے کہ اب ہم اپنے جسم کو چھوڑ رہے ہیں اور ہوا میں معلق ہو جائیں گے اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ نفسیات کا اس میں خاصا دخل ہے۔ جہاں تک جسمانی نظریے کا تعلق ہے یہ اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ جو لوگ موت کے قریب تو نہیں ہوتے لیکن سمجھتے ہیں کہ اب ان کا آخری وقت آگیا ہے انہیں بھی جسمانی طور پر وہی کچھ محسوس ہوا جو دوسروں کو۔

یہ صحیح طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ یہ تجربات کہاں تک صحیح نتائج پر پہنچانے والے ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ایک جگہ تحریر فرمایا ہے کہ ایک شخص نے یہ کہا کہ وہ مرنے کے وقت لوگوں کو آواز دے گا لیکن جب اس کی موت کا وقت آیا تو کوئی شخص کسی قسم کی آواز نہ سن سکا۔ غرض اس وقت انسان کے جذبات اور احساسات کیا ہوتے ہیں ان کا اس لئے پتہ نہیں چل سکتا کہ اگلا قدم تو موت ہے۔ اور موت سے واپسی نہیں کہ انسان آکر بتائے کہ اس نے کیا سوچا اور کیا سمجھا۔ بہرحال یہ بحثیں دنیا میں جاری ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری مبارک مصلح الدین احمد

تین ۳ مفید تعلیمی کورسز

کچھ عرصہ سے بے روزگاری میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے اور پڑھے لکھے افراد بھی بے کاری کا شکار ہیں۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ بغیر سوچے سمجھے ایسی ڈگریاں حاصل کر لی جاتی ہیں جن کے لئے ملازمت یا دیگر میدانوں صنعتی و تجارتی وغیرہ میں بہت کم جگہیں ہیں۔ اس وقت تین کورسز میں داخلہ کا بہترین موقع ہے۔ ان کی تکمیل کے بعد بہت اچھی ملازمت کے عمدہ مواقع بآسانی میسر آجانے کی توقع ہے کیونکہ روز بروز ان کی ڈیمانڈ بڑھ رہی ہے۔ پس وہ طلباء جو ایف ایس سی یا آئی ایس سی کر چکے ہیں۔ خواہ انہوں نے عام کورسز میں داخلہ بھی لے لیا ہو اگر وہ مندرجہ ذیل تین پروگراموں میں سے کسی میں داخلہ حاصل کر سکتے ہوں تو انہیں اس طرف فوری توجہ دینی چاہیئے اور محنت اور توجہ سے تیاری کر کے ان میں داخلہ لے کر اپنے مستقبل کو روشن بنانا چاہیئے۔

۱۔ کمپیوٹر سائنس میں ڈگری بی ایس سی

بی سی سی آئی فاؤنڈیشن نے FAST سے مل کر انسٹیٹیوٹ آف کمپیوٹر سائنس" کراچی قائم کیا ہے جس کا کراچی یونیورسٹی سے الحاق ہے۔ اس وقت دو سالہ ڈگری کورس کے داخلے ہو رہے ہیں۔ داخلہ کا معیار سیکنڈ ڈویژن ایف۔ ایس سی فزکس اور ریاضی کے ساتھ ہونا ہے۔ ریاضی میں کم از کم ۵۴ فی صد نمبر حاصل کئے ہوں۔ اس کے برابر تعلیم والے مثلاً G.C.E جی۔ سی۔ ای میں ریاضی اور فزکس میں اے لیول کیا ہو بھی داخلہ لے سکتے ہیں۔ ٹیسٹ اور انٹرویو سے سلیکشن ہوگی۔ درخواستیں پہنچنے کی آخری تاریخ ۲۹ نومبر ۱۹۹۰ء ہے۔ انسٹی ٹیوٹ میں ۲۰ سے ۲۹ نومبر تک ۶ روپے فیس نقد جمع کروا کر صبح ۹ بجے سے ایک بجے دوپہر تک فارم داخلہ حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ درخواستیں ۲ سے ۲۹ دسمبر تک خود یا نمائندہ کے ذریعہ داخل کر سکتے ہیں۔ داخلہ کا ٹیسٹ ۱۴ دسمبر بروز جمعہ کراچی میں ہوگا۔ مستحق امیدواران کو مالی امداد بھی دی جا سکے گی۔

پتہ: انسٹی ٹیوٹ آف کمپیوٹر سائنس ۲۲-E/۴ پی ای سی ایچ ایس کراچی فون نمبر ۴۳۰۱۲۔۴

(بحوالہ ڈان ۱۶ نومبر ۱۹۹۰ء)

۔ بزنس ایڈمنسٹریشن (ڈگری آنرز) پروگرام ۔ بی بی اے (آنرز)

انسٹی ٹیوٹ آف بزنس ایڈمنسٹریشن (آئی بی۔ اے) کراچی مشہور ادارہ ہے جس کا معیار امریکہ کے مطابق ہے اور اس کے تعلیم یافتہ کو دوسرے اداروں سے فارغ التحصیل پر ترجیح دی جاتی ہے۔ بی۔ بی۔ اے آنرز کورس تین سالہ ہے۔ جس کے بعد اچھی ملازمت ملنے کی توقع ہے اور ایک سال میں ماسٹرز ڈگری ایم بی اے بھی کر سکتے ہیں۔ یہ ادارہ ڈسپلن اور پابندئ وقت میں بے مثال ہے اور خواہ حالات کیسے بھی ہوں پڑھائی باقاعدہ جاری رہتی ہے۔ داخلہ کا معیار انٹرمیڈیٹ امتحان کم از کم اچھی سیکنڈ ڈویژن (۵۰٪ یا اس سے زائد) میں پاس کیا ہو۔ داخلہ فارم انسٹی ٹیوٹ کے سٹی کیمپس گارڈن روڈ سے ۱۹ نومبر تا ۲۷ نومبر ۱۹۹۰ء صبح ۹ بجے سے سہ پہر ایک بجے تک ۲۰۰ روپے فیس دے کر حاصل کر سکتے ہیں۔ داخلہ کا ٹیسٹ ۳۰ نومبر ۱۹۹۰ء بروز جمعہ سٹی کیمپس میں ہوگا جس میں ریاضی۔ انگریزی۔ ذہانت اور معلومات عامہ کا امتحان لیا جائے گا۔ فارم لینے کے لئے دو تازہ ترین پاسپورٹ سائز فوٹو بھی دینے ضروری ہوں گے۔ کامیاب ہونے والے امیدوار ہی دیگر عمل انٹرویو وغیرہ کے حقدار ہوں گے۔ ضرورت نیز میرٹ کی بنیاد پر طلباء کو مالی امداد فراہم کی جاتی ہے پڑھائی یکم جنوری ۱۹۹۱ء کو شروع ہو گی۔

پتہ: انسٹی ٹیوٹ آف بزنس ایڈمنسٹریشن یونیورسٹی آف کراچی۔

(بحوالہ ڈان ۱۶ نومبر ۱۹۹۰ء)

۲۔ بزنس ایڈمنسٹریشن (ماسٹرز ڈگری) پروگرام ۔ ایم ۔ بی ۔ اے

اس وقت M.B.A. (MIS) یعنی مینیجمنٹ انفارمیشن سسٹم میں ایم۔ بی۔ اے کے داخلے ہو رہے ہیں۔ یہ نہایت کارآمد پروگرام ہے جس میں ۲ سال اور ۲ ماہ کے اندر کمپیوٹر سے متعلق مضامین کی تربیت دی جاتی ہے اور اکونٹنگ، مارکٹنگ، مینیجمنٹ، شماریات اور مالیات میں ماہر بنایا جاتا ہے۔ ۲ ماہ عملی تربیت کے ہیں۔ اس ڈگری ہولڈر کے لئے ملازمت کی آفر قبل از امتحان ہی آجاتی ہے۔ داخلہ کا معیار ڈگری امتحان اچھی سیکنڈ ڈویژن (۵۰٪ یا اس سے زائد) میں پاس کیا ہو۔ داخلہ فارم۔ آئی۔ بی۔ اے سٹی کیمپس گارڈن روڈ سے ۱۹ سے ۲۷ نومبر تک صبح ۹ سے سہ پہر ایک بجے تک ۲۰۰ روپے نقد فیس دے کر حاصل کر سکتے ہیں۔ دو تازہ ترین پاسپورٹ سائز فوٹو بھی دینے ہوں گے۔ داخلہ کا تحریری امتحان ۳۰ نومبر بروز جمعہ سٹی کیمپس میں ہوگا جس میں انگریزی، ریاضی، ذہانت اور معلومات عامہ ٹیسٹ کی جائے گی۔ مزید عمل انٹرویو وغیرہ کے لئے صرف کامیاب امیدوار شامل ہو سکیں گے ضرورت نیز میرٹ کی بنیاد پر طلباء کو مالی امداد فراہم کی جا سکتی ہے۔ پڑھائی یکم جنوری ۱۹۹۱ء سے ہو گی۔

پتہ: مندرجہ بالا ہی ہے۔

(بحوالہ ڈان ۱۴ و ۱۷ نومبر ۹۰ء)

مرتبہ
غلام مصطفیٰ تبسم

کھیل اور کھلاڑی

ہم نے جب شیخ طارق حسین (بلیک بیلٹ) سے پوچھا تو انہوں نے بتایا۔

پاکستان میں مارشل آرٹس جیسا دفاعی اور مؤثر فن اس قدر تیزی سے ترقی کی طرف گامزن ہے جسے دیکھتے ہوئے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ اس کا مستقبل وطن عزیز پاکستان میں بے حد روشن ہے۔ کراٹے، باکسنگ، ریسلنگ، کنگفو، جوڈو، پاکینڈو، تلوار بازی، تائیکوانڈو، ننجا وغیرہ اور دوسرے تمام فنون عسکری مارشل آرٹ ہی کے زمرے میں آتے ہیں۔ جوڈو کے معنی شریفانہ زندگی اور کراٹے کے معنی خالی ہاتھ۔ جوڈو کے خالق ڈاکٹر جگارو کانو تھے۔ اور کراٹے جدید کے بانی ماسٹر فونا گوشی گچن ہے۔ جوڈو اور کراٹے دو علیحدہ علیحدہ کھیل ہیں۔ دنیا بھر میں ان دونوں کی الگ الگ تنظیمیں بنی ہوئی ہیں۔ ان دونوں کھیلوں کے ٹورنامنٹ بھی علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں۔ جوڈو کا لباس خاص موٹے کپڑے کا بنا ہوتا ہے جبکہ دونوں کھیلوں (جوڈو کراٹے) کے قواعد و ضوابط وغیرہ میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ جوڈو فائٹ میں کھلاڑی ایک دوسرے کو یونیفارم سے پکڑ کر پہلوانوں کی طرح زمین پر گرانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کے لئے طاقت کا استعمال بھی ضروری ہے جبکہ کراٹے میں کھلاڑی کا ایک دوسرے کو پکڑنا فاؤل سمجھا جاتا ہے۔ کراٹے میں جسم کی مضبوطی اور بدن کی چستی و چالاکی کو بہت اہم مقام حاصل ہے۔ اس لئے کراٹے کے کھلاڑی کراٹے کے دوران اپنے منہ سے کئی قسم کی آوازیں مختلف قسم کے جانوروں پرندوں وغیرہ کی لڑائی کے انداز اپناتے ہوئے اور اپنی بے پناہ پھرتی و چالاکی سے اپنے حریفوں کو ٹکوں اور مکوں سے زیر کر دیتے ہیں۔ کراٹے میں نظم و ضبط کو خاص اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ وطن عزیز میں بہت سے لوگ جنہیں صرف جوڈو کا تھوڑا بہت فن آتا ہے اور پاکستانی عوام کی اکثریت کو کراٹے کی طرف راغب دیکھتے ہوئے اور اپنے اس کاروبار کو چمکانے کے لئے ان لوگوں نے ملکی سطح پر خود ساختہ تنظیمیں اور ایسوسی ایشن بنائی ہوئی ہے۔ اعلیٰ درجے کے ہوٹلوں اور سینما گھروں میں برسر اقتدار سیاسی پارٹی یا دور حکومت کے سرکردہ افراد یا وزراء یا بیوروکریٹ کی ملی بھگت سے ان کھیلوں کے نام سے ہزاروں روپیہ ہضم کر لیتے ہیں اور آئے دن یہ لوگ نورا مقابلوں کا ڈرامہ بھی رچاتے رہتے ہیں۔ شہرت کے لئے غیر ملکی ستر سالہ بوڑھوں سے بھی فائٹ کرانے سے گریز نہیں کرتے۔ وطن عزیز میں کئی سالوں سے عوام کے ذہن میں یہی بات ہے کہ جوڈو کراٹے ایک ہی کھیل ہے۔ بابائے سپورٹس نقی بٹ مرحوم نے اپنی زندگی میں ہی میری اس بات سے اتفاق کیا کہ واقعی دنیا بھر میں ان کھیلوں کی علیحدہ علیحدہ تنظیمیں بنی ہوئی ہیں۔

پھر انہوں نے بھی ان دونوں کھیلوں کی قومی فیڈریشنز کو پاکستان کراٹے فیڈریشن اور پاکستان جوڈو فیڈریشن کا انفرادی طور پر پاکستان اولمپک ایسوسی ایشن سے الحاق کیا۔ ان کے اس منصفانہ اور جرأت مندانہ اقدام کی وجہ سے مارچ ۱۹۹۰ء میں پشاور میں ہونے والی ۲۳ ویں قومی کھیلوں میں کراٹے اور جوڈو کے مقابلے جداگانہ اور مختلف جگہوں پر ہوئے۔ ہمارے ہاں اب بھی کوئی نوجوان جب مارشل آرٹ سنٹرز میں داخلہ کے لئے آتا ہے تو جوڈو کراٹے سیکھنے کی خواہش کا اظہار کرتا ہے۔ پچھلے دنوں مارلوز کراٹے سنٹر ایم اے او کالج لاہور جہاں میں کئی سالوں سے نوجوانوں کو کراٹے کی تربیت دے رہا ہوں وہاں میری موجودگی میں ایک نوعمر لڑکا اپنے والد کے ساتھ کراٹے میں داخلہ کے لئے آیا تو اپنے ہاتھ کی ہتھیلی کو ہوا میں لہراتے ہوئے کہا کہ جوڈو مار کر اینٹ کب توڑوں گا؟ میں نے جوڈو اور کراٹے کا فرق واضح کیا اور بتایا کہ ہاتھ کی ہتھیلی سے اینٹ توڑنا جوڈو نہیں ہے۔ یہ ایک علیحدہ کھیل ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز ۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۷۷۷۰ USAN S/O MUTO پیشہ کسان عمر 49 سال بیعت 6/66ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 26/12/88 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) زمین برقبہ 20.000/- مربع میٹر مالیتی 250.000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 75.000/- روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد USAN S/O MUTO انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱۔ ASEP MISBAH انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۲ E. MAAZUKI انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۷۷۷۱ JUNIMAR HARWAN W/O A. HARWAN B-ASVIR پیشہ خانہ داری عمر 46 سال بیعت 1968ء ساکن انڈونیشیا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 17/11/89 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) مکان کا ایک حصہ مع زمین مالیتی 600.000/- روپے (۲) طلائی بالیاں وزنی 2.5 گرام مالیتی 50.000/- روپے (۳) حق مہر 300.000/- روپے۔ میزان 950.000/- روپے اس وقت مجھے مبلغ 20.000/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ JUNIMAR HARWAN انڈونیشیا گواہ شد نمبر۱۔ DRS رفیق احمد ولد الیاس صاحب انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۲۔ عمران MARPAUNG انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۷۷۷۲ MRS. UTA W/O HOLIL. پیشہ تجارت عمر 39 سال بیعت 12/10/64 ساکن انڈونیشیا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 12/9/89 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر 5.000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 30.000/- روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ MRS UTA W/O HOLIL انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱۔ WARI DIN انڈونیشیا گواہ شد نمبر۲ CICIH انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۷۷۷۳ MRS. OPON W/O WARI DIN. پیشہ تجارت عمر 31 سال بیعت 25/5/73 ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 12/9/89 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر 10.000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 30.000/- روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ MRS. OPON W/O WARI DIN انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱ WARI DIN خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲ CICIH انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۷۷۷۴ ROSLINA W/O BASYIR AHMAD پیشہ خانہ داری عمر 50 سال بیعت 1960ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 25/9/89 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) حق مہر 300.000/- روپے (۲) مکان مع زمین برقبہ 160 مربع میٹر مالیتی 15.000.000/- روپے (۳) سلائی مشین مالیتی 50.000/- روپے (۴) جوڑی طلائی بالیاں مالیتی 50.000/- روپے (۵) جوڑی بالیاں مع ہیرا کے مالیتی 45000/- روپے (۶) طلائی نکلس 3 گرام مالیتی 48.000/- روپے (۷) طلائی انگوٹھی 5 گرام مالیتی 100.000/- روپے میزان 15.993.000/- روپے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ROSLINA W/O BASYIR AHMAD انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱ ZAINI TANJUNG وصیت نمبر 25850 گواہ شد نمبر۲۔ نسبون محمود SH انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۷۷۷۵ OYO SAE PUDIN S/O KATMA پیشہ ملازمت عمر 51 سال بیعت 15/6/67 ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 22/4/88 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مکان برقبہ 70 مربع میٹر مالیتی 400.000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 20.000/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد OYO SAE PUDIN S/O KATMA انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱۔ ASEP MISBAH جابر انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۲ JAJA HASANUDIN جابر انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۷۷۷۶ میں منصور احمد ولد KASAN MARTO پیشہ ملازمت عمر 19 سال بیعت اپریل 1988ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 8/1/89 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے 50.000/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ منصور احمد انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱ محمد احمد انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۲ محمود احمد SH انڈونیشیا۔

اگر آپ برسر روزگار ہیں تو کیا آپ نے وصیت کر دی ہے۔ جوانی میں وصیت کرنا بڑھاپے میں وصیت کرنے سے افضل ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عشرۂ وصولی وقفِ جدید

۲۳ر نومبر تا ۲ر دسمبر ۱۹۹۰ء

امراء، صدر صاحبان، سیکرٹریانِ مال وقفِ جدید اور ذیلی تنظیموں (لجنہ اماء اللہ، انصار اللہ، خدام الاحمدیہ) کے عہدیداران سے ضروری گزارش

خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی دوسری صدی کا دوسرا سال ہے اور جماعت اس سال کو اللہ تعالےٰ کی حمد اور اس کے حضور اظہارِ تشکر کے ساتھ منا رہی ہے۔ جماعتیں مل کر اور احباب جماعت انفرادی طور پر اس سال میں اپنی قربانیوں کے معیار کو بلند تر کر کے اپنے رب کا شکر ادا کر رہے ہیں۔ خاکسار اس مبارک سال میں آپ کو سیدنا حضرت فضل عمر کی جاری فرمودہ بابرکت تحریک "وقف جدید" کی مالی قربانیوں کی طرف توجہ دلاتا ہے۔

وقف جدید کا سال چونکہ دسمبر میں ختم ہوتا ہے اس لئے عشرۂ وقف جدید منایا جا رہا ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ درج ذیل امور کی طرف خصوصی توجہ فرمائیں۔

یہ تسلی فرمائیں کہ آپ کی جماعت کے جملہ افراد بڑے چھوٹے، مرد عورتیں تمام کے تمام وقف جدید کے مالی جہاد میں شامل ہوں اور ان کے چندے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ مالی وسعت کے مطابق ہوں کم نہ ہوں۔

وقف جدید کی ہر مد میں آپ کا چندہ گزشتہ سال سے نمایاں طور پر زیادہ ہو جو دوست وعدہ وقف جدید نہیں کر سکے تھے۔ ان سے بھی چندہ لے کر انہیں اس تحریک کی برکتوں میں شامل کیا جائے۔

بالغان میں معاونینِ خصوصی کی تعداد بڑھائی جائے۔ (صف اول: -/۱۰۰۰ روپے یا اس سے زائد۔ صفِ دوم: -/۵۰۰ روپے سے -/۱۰۰۰ تک)

تمام بچوں اور بچیوں کو وقفِ جدید کے دفتر اطفال میں شامل کیا جائے اور جن بچوں اور بچیوں کو اللہ تعالےٰ توفیق عطا کرے وہ ایک سَو یا اس سے زائد ادا کر کے ننھے مجاہدین اور ننھی مجاہدات بنیں۔

وقف جدید کا ایک اہم کام علاقہ نگر پارکر میں تعلیم و تربیت اور خدمتِ خلق ہے۔ اس مد کا نام "امداد مراکز نگر پارکر" ہے۔ احباب اس مد میں بھی حسب استطاعت ضرور شمولیت فرمائیں۔

آخری اور ضروری گزارش احباب جماعت کو دعاؤں کی تحریک کرنے کی ہے کہ اللہ تعالےٰ وہ مقاصد ہمیشہ پورے فرماتا رہے جن کے لئے یہ تحریک جاری کی گئی تھی۔ وہ پیارا اپنے فضل سے اس تحریک کا یہ سال بھی بڑی برکتوں سے اختتام پذیر فرمائے اور مالی قربانی پیش کرنے والوں کو اپنی رحمت سے بے انتہاء عطا کرے۔

خاکسار
ناظم مال وقف جدید

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"ریاکاری ایک بہت بڑا گند ہے جو انسان کو ہلاک کر دیتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ریاکار انسان دشمنوں سے بڑھ کر شقی اور بدبخت ہوتا ہے"۔

ضروری اعلان

احباب کی اطلاع کیلئے عرض ہے کہ خاکسار نے اپنی دکان تبدیل کر لی ہے۔ نئی دکان ذیشان جنرل سٹور۔ اقصیٰ روڈ کے ساتھ ہے۔

میاں نسیم احمد طاہر گولڈ سمتھ اقصیٰ روڈ۔ ربوہ فون دکان: ۸۳۷ فون گھر ۶۱۷

خبریں

ملکی خبریں

آزاد کشمیر کے وزیر اعظم ممتاز راٹھور نے کشمیر کی آزادی کیلئے جہاد کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو کشمیری جوان اسمیں حصہ لینا چاہتا ہے وہ حصہ لے انہوں نے کہا کہ ہمارے خزانے میں ۴۳ کروڑ روپے موجود ہیں۔ جواب جہاد کشمیر پر خرچ ہو نگے۔ انہوں نے کہا کہ اب ہماری حکومت مقبوضہ کشمیر کی تحریکِ آزادی کی صرف سفارتی یا اخلاقی مدد نہیں بلکہ عملی مدد کرے گی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ پاکستان کی حکومت اس ضمن میں کچھ نہیں کر رہی۔

پاکستان کو اپنی تاریخ کے سب سے بڑے تجارتی خسارے کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے

ایک ماہر اقتصادیات نے کہا ہے کہ حکومت پاکستان کے پاس صرف ۳۶ گھنٹوں کا زرِ مبادلہ بچا ہے۔

جماعت اسلامی کے ترجمان نے ولی خان کے بیان کے جواب میں کہا ہے کہ ولی خان گولی کی بات کرتے ہیں ان کے بیان کی تردید بھی الفاظ ضائع کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جماعت اسلامی کسی دباؤ میں نہیں آئے گی۔

لاہور میں پرانا راوی کے پل پر بم کا ایک زبردست دھماکہ ہوا جس سے ۲۰ افراد زخمی ہو گئے۔ یہ طاقتور بم ایک کھانے کی ریڑھی کے نیچے نصب کیا گیا تھا جب دھماکہ ہوا لوگ ریڑھی کے قریب کھڑے کھانا کھا رہے تھے

بلوچستان کے وزیر اعظم تاج محمد جمالی نے کہا کہ جھوٹے مقدمات اور سزائیں ختم کر کے برطرف افراد کو بحال کیا جا سکتا ہے۔

پٹرول کے بعد اب سوئی گیس کے نرخوں میں بھی ۲۰ فیصد اضافے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

سندھ کے وزیر اعلیٰ جام صادق علی نے کہا ہے کہ وہ کالا باغ ڈیم تعمیر نہیں ہونے دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ سندھیوں اور مہاجروں کے درمیان غلط فہمیاں دور کرنے کیلئے الطاف حسین کو لے کر اندرون سندھ جاؤں گا۔

محترمہ بے نظیر بھٹو نے الزام لگایا ہے کہ سندھ اور بلوچستان کو وفاق سے "لگ آؤٹ" کرنے کا سوچا جا رہا ہے۔ انہوں نے مہنگائی کے پیش نظر سرکاری ملازموں کی تنخواہوں میں ۴۰ فیصد اضافے کا مطالبہ کیا۔

غیر ملکی خبریں

امریکہ اور روس نے خلیج کے مسئلے کے حل کیلئے مشترکہ حکمت عملی پر اتفاق کا اظہار کیا ہے مسٹر گورباچوف نے کہا ہے کہ امریکہ اور روس مل کر یہ مسئلہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کی روشنی میں حل کر سکتے ہیں۔ یہ اعلان پیرس میں کیا گیا۔

عراق نے کویت میں مزید ڈھائی لاکھ فوج روانہ کر دی ہے۔ تاکہ امریکہ کی طرف سے کسی ممکنہ حملے کا مقابلہ کیا جا سکے۔ یہ فیصلہ عراق کی انقلابی کمان کونسل نے کیا۔ عراق نے مغربی ملکوں کے دو ہزار یرغمالی باشندوں کی رہائی کا اعلان کیا ہے اسکے بارے میں یہ شرط عائد کی ہے کہ امریکہ عراق پر حملہ نہ کرنے کی ضمانت دے۔

پیرس میں مغربی ملکوں کی فوجی تنظیم نیٹو اور مشرقی یورپ کے کمیونسٹ ممالک کی فوجی تنظیم وارسا پیکٹ کے درمیان روایتی ہتھیاروں کو ختم کرنے کے ایک تاریخی معاہدے پر دستخط کئے گئے ہیں۔ اس کے تحت یورپ میں لاکھوں ٹینک اور دیگر روایتی ہتھیاروں کو تباہ کر دیا جائیگا۔ اس معاہدے پر امریکہ کے صدر بش روس کے صدر گورباچوف برطانیہ کی وزیر اعظم مسز تھیچر اور فرانس کے صدر متراں کے علاوہ ۲۴ سربراہان مملکت نے دستخط کئے۔

روس کے صدر گورباچوف نے کہا ہے کہ ان کا ملک پارٹی آمریت کا طریق کار ختم کر دے گا۔ اسکی جگہ حکومت کا نیا نظام تشکیل دیا جائے گا۔

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر کوئیار نے پیرس کے حالیہ سمجھوتے کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے ترقی یافتہ ملکوں کے دفاعی اخراجات میں زبردست کمی ہوگی

جرمنی کے چانسلر مسٹر کوہل نے اس سمجھوتے کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان کا ملک ایک پُرامن اور باہمی طور پر متحد یورپ کے قیام و استحکام کیلئے اپنا کردار ادا کرے گا۔